



انرا: صباء یا سمیخ

ہیئر لای پائل

<https://primeurdunovels.com/>



گھٹن بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ کمرے میں اس کی خواہشیں جا بجا بکھری پڑی تھیں اور وہ لاچار یوں کا
 لبادہ اوڑھے نیم دراز تھی۔ وہاں اسے پہچاننے والے تو بہت تھے مگر جانتا کوئی نہ تھا۔ آٹھ سال سے
 زیادہ عرصہ گزر چکا تھا اسے وہاں کام کرتے، اب تو وہ واپسی کا راستہ بھی بھول چکی تھی۔۔ وہاں رہنے
 والے لوگوں میں صرف وہی ناخوش اور ناامید دکھائی نہیں دیتی تھی بلکہ اس جیسی کئی اور تھیں جو
 آزادی کی جنگ لڑتے لڑتے تھک چکی تھیں۔۔ قید کی یہی تو خاصیت ہے کہ ایک نہ ایک دن نہ
 چاہتے ہوئے بھی اس سے محبت ہو ہی جاتی ہے۔۔ اسے بھی ہو گئی تھی آزادی کی چاہ بس تب تک رہی
 جب تک آنکھوں میں گزرے وقت کی یادیں رہیں پھر ایک دن وہ بھی زنجیریں توڑ بھاگیں۔۔ صبح
 ہونے کو تھی پر اس کی آنکھوں میں نیند کی کوئی رک دکھائی نہیں دیتی تھی
 کروٹ بدلنے لگی تو پیروں سے بندھے بھاری گھنگھروؤں نے شور مچایا اس شور میں گم وہ ماضی کی
 یادوں میں پھر سے لوٹ گئی
 چھن چھن پائیل کی چھنکتی آواز پورے گھر میں شور مچا رہی تھی، آج صحن میں کھلی ڈالنے وہ جو
 نکل آئی تھی

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

بس کردو اور کتنا سر درد کرو گی سارا دن یہ پائیل پہنے گھر میں دندناتے پھرتی ہو کچھ پل کو ہمیں بھی سکون لینے دیا کرو

رافعہ بول بول کے تھک جاتی پر مجال ہے جو اسے کچھ اثر لیا ہو بچپن میں ایک گھنگھرو بیچنے والے کے پاس سے وہ پائیل خرید کر لائی تھی اسے تو گھنگھرو خریدنے تھے پیروں میں پہن کر جھومنا تھا مگر اس کا یہ خواب بابا جان کے ہوتے کیسے پورا ہو سکتا تھا آخر کو وہ کیسے برداشت کر سکتے تھے کہ ان کی اکلوتی بیٹی پیروں میں طوائفوں کے گھنگھرو باندھے گلیوں میں گھومتی پھرے، لیکن تلافی میں انہیں چھوٹے چھوٹے چار گھنگھروؤں سے بنی پائیل خریدنا پڑی تب سے اب تک اس پائیل نے پیروں کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا بننا سنورنا کس لڑکی کو پسند نہیں ہوتا اس کو بھی بہت تھا ہاتھوں میں مہندی، کلائی میں کھنکھتی چوڑیاں اور کانوں کے وہ چھوٹے چھوٹے جھمکے اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے

"میں مر تو سکتی ہوں امی پر یہ پائیل... یہ کبھی پیروں سے الگ نہیں ہو سکتی!"

فجر کی اذان اسکے کانوں میں گونجی تو اٹھ بیٹھی آج سالوں بعد اسے وہ وقت یاد آرہا تھا جب فجر کے بنا اس کی صبح نہیں ہوتی تھی۔ ماں کی دعا لیے بنا وہ گھر سے نہیں نکلتی تھی

قدم زمین پہ رکھے اور بیڈ کے ساتھ پڑی کرسی کے سہارے کھڑی ہوئی۔۔

بیٹا فجر کا ٹائم ہو گیا ہے اٹھ جاؤ اسے کسی کی آواز سنائی دی وضو کیلئے ہاتھ آگے بڑھائے پانی قدرے ٹھنڈا تھا اسے محسوس ہوا پر زیادہ نہیں

"میری بیٹی بڑھی ہو کے بہت اچھی ڈاکٹر بنے گی"

جیسے ہی پانی کے چھینٹے چہرے پہ پڑے اسے ٹھنڈک محسوس ہوئی
 "میری بیٹی میرا غرور ہے اپنے غرور کو میں ہمیشہ قائم رکھوں گا"
 وہ آوازوں سے پیچھا چھڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔ سر کو جھٹکا اور یاد کرنے لگی کہ اس نے
 وضو کب ختم کیا تھا اور کب جائے نماز پہ آ بیٹھی تھی۔
 سالوں پہلے کی عادتیں وہ بھلا چکی تھی مگر اس کا ذہن آج بھی ان کو یاد رکھے ہوئے تھا اسلیے تو وہ
 نماز میں ایک بار بھی نہیں اٹکی۔
 کچھ باتیں چاہ کر بھی یاد نہیں آتیں اور کچھ بنا یاد کیے ہی زہن نشین ہو جاتی ہیں۔۔۔ ذہن بار بار ان
 باتوں کو دہراتا ہے جنہیں بھولنے کی لاکھ کوششوں میں ہم خود کو ہار بیٹھتے
 کل کا منظر آج بھی اس کے زہن میں تازہ تھا "ستارا بیگم آپ سے کوئی ملنے آیا ہے"
 کون؟
 معلوم نہیں ان کا کہنا کہ آپ سے کوئی خاص تعلق ہے ان کا۔
 ارے لٹو یہاں آنے والا ہر مرد خود کو خاص ہی کہتا ہے پر حقیقت میں کوئلے جتنی بھی قدر نہیں
 ہوتی ان کی تم جاؤ میں آتی ہوں
 آخر ہم بھی تو دیکھیں کون ہے وہ خاص تعلق رکھنے والا۔۔
 آداب عرض ہے جناب ..
 بتائیے کیسے آنا ہوا؟۔۔ اس کے چہرے پہ شوخی پن معمول سے زیادہ نظر آرہا تھا جو کہ تائی سرکار نے
 بخوبی محسوس کیا تھا۔۔

"میں یہاں آپ سے کچھ بات کرنے آیا ہوں۔۔"

جی کہیئے ہم سن رہے ہیں

اگر با۔۔۔ ت اکیلے۔۔ میں ہو جاتی تو۔۔

تائی سرکار نے لاٹو کو جانے کا اشارا کیا اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔۔

تمہیں معلوم ہے آج میں کس قدر خوش ہوں تمہیں اپنے سامنے زندہ دیکھنا۔۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ تم زندہ ہو۔۔

اسکا چہرہ خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے مزین تھا۔ ساتھ آنکھ کے کسی کونے میں نمی بھی چھپی بیٹھی تھی مگر سامنے آنے کو تیار نہ تھی کیونکہ یہ وقت اس کا نہیں تھا یہ وقت تو مسکرانے کا تھا خوشی منانے کا تھا پر خوشی کا دور بہت کم وقت کیلئے ٹھہرا

آپ مجھے کیوں لے جانے آئے ہیں کوئی محفل سجانے کیلئے؟!...

یہ کیا کہ رہی ہو تم۔۔ میں تمہیں واپس لینے آیا ہوں اس کیچڑ سے نکالنے کیلئے آیا ہوں۔ کیسی آزادی کونسا کیچڑ؟

تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی تم جانتی ہو میں کس کے لیے آیا ہوں!

پر مجھے نہیں معلوم آپکو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ وہ کافی سوچ کر بولی

لگتا ہے آپ راستہ بھٹک چکے ہیں۔۔ لاٹو آپ کو صحیح پتے تک پہنچا دے گا۔۔ یہ کہتے ہی وہ واپس

کمرے کی طرف مڑ گئی وہ اسے آوازیں دیتا رہا

ستارا جہاں!.. ستارا جہاں میری بات تو سنو۔۔"

وہ جائے نماز پہ بیٹھے بیٹھے سوچ رہی تھی۔ ہاتھ دعا کیلئے اٹھے تو آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔۔۔ آج سالوں بعد اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے،

"میں جانتی ہوں کہ میں بہت گناہگار ہوں۔۔۔ کوئی ایسا دن نہیں گیا جب میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کی ہو۔۔۔ میرے دامن میں جگہ جگہ سوراخ ہیں۔۔۔ سارا بدن غلاظت میں ڈوبا ہے۔۔۔ پر امی کہتی تھیں کہ آپ سب کی سنتے ہو نیکوکاروں کی بھی اور بدکاروں کی بھی۔۔۔ آج ایک اور بدکار آپکے در پہ آئی ہے۔۔۔ اسے خالی ہاتھ مت لوٹانا۔ آپ تو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہو۔۔۔ میرے پاس تو ایک ماں کا بھی سہارا نہیں۔۔۔ یہ دنیا مجھے کبھی قبول نہیں کرے گی۔۔۔ پر آپ تو سب کو آگے بڑھ کے گلے لگاتے ہو۔۔۔ اللہ۔۔۔ میرے پاس بس آپ کا سہارا ہے۔۔۔ معاف کر دیں مجھے۔۔۔۔۔ معاف کر۔۔۔۔۔ دیں

معلوم تو ہے تمہیں اس وقت

کہاں ہوتی ہے میڈم

کیا مطلب اس نے کلاسز چھوڑی نہیں اس نے کہا بھی تھا کہ وہ ڈانس سیکھنا چھوڑ دے گی پر نہیں وہ ابھی تک اپنی بات پہ ٹکی تھی۔ اس کیلئے ڈانس احمر سے زیادہ اہم تھا وہ جان چکا تھا ارم میں گھر جا رہا ہوں تم مجھے کل کی ٹائمنگ ٹیکسٹ کر دینا

اسے برا لگا تھا بہت برا وہ کئی بار اسے منع کر چکا تھا پر وہ تھی کہ ڈانس کلاسز چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

ایسا ہے تو ایسا ہی سہی اسکیلے میری بات کی کوئی اہمیت نہیں تو مجھے بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں وہ خود سے عہد کر رہا تھا پر وہ بھی جانتا تھا کہ بہت جلد یہ بھی پہلے کی طرح ٹوٹنے کیلئے لیا گیا تھا احمر کے جاتے ہی وہ بھی آگئی تھی

ارم تم گھر نہیں گئی؟

تمہارا انتظار کر رہی تھی

اچھا پھر چلو مل کے چلتے

نہیں میں چلی جاؤنگی بس تم سے کچھ بات کرنا تھی۔

اچھا جلدی بولو پہلے ہی دیر ہوگئی ہے بہت

وہ احمر آیا تھا تمہارا پوچھ رہا تھا

اوہ شٹ! تم نے اسے بتا تو نہیں دیا کہ میں کالج کے بعد ڈانس اکیڈمی گئی تھی

میں کیا بتاتی اس نے خود ہی محسوس کر لیا تو میں کیا کہتی شہزادہ تم اپنی ضد چھوڑ کیوں نہیں دیتی احمر

تمہاری اتنی فکر کرتا ہے اور تم ہو کہ

ارم کو فکر تھی کہ کہیں وہ اپنی بیوقوفی میں احمر کو کھو ہی نہ دے وہ محبت کرتا تھا پر تھا تو مرد ہی۔

میں جانتی ہوں پر ڈانس میرا خواب ہے ارم تم اچھے سے جانتی ہو اور میں کونسا پرو فیشنل ڈانسر بننا

چاہتی ہوں بس سیکھ ہی تو رہی ہوں۔۔۔

یہ سب ٹھیک ہے پر آج اسکا موڈ بہت خراب تھا تم اسے منا لو گی؟..
منا تو میں لوں گی پر ابھی مجھے گھر جانا ہے بہت لیٹ ہو گئی ہے چلو
پر وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ ہمارا تخیل ہر بار صحیح نہیں ہوتا ہے۔۔۔

☆☆☆☆

پہلی بار ایک طوائف کو بیٹی کی پیدائش پہ روتے ہوئے دیکھا ہے، خود کو خوش قسمت جان کہ تیری
جگہ لینے والی تیری اپنی آئی ہے ورنہ پھوٹے بھاگ ہمارے ایک فقیرنی کے ہاتھوں اپنا تخت ہارے
بیٹھے۔۔۔

"کیسی خوشی تائی سرکار۔۔ خوشیاں بیٹی کی پیدائش پہ منائی جاتی ہیں۔ طوائف کی پیدائش پہ
نہیں۔۔۔"

لاجو ہی تھی جو اس ماں کا درد سمجھ سکتی تھی جس کی بیٹی نے کوٹھے پہ آنکھیں کھولی ہوں۔۔ رانو کے
آنکھوں سے آنسوؤں آبشار کے جیسے رواں تھے۔ وہ کیسے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی بچی کو اس دلدل
میں دھکیل سکتی تھی جہاں عزت روز کوڑی کے بھائو بکتی تھی
رانو چاند گلی کی نامور رقاصہ تھی۔۔ اللہ نے اسے قابل دید خوبصورتی سے نوازا تھا۔۔ مشہور ہونے کی
بڑی وجہ اس کی ذہانت تھی جو ہر ایک کو اسکی طرف مائل کر دیتی۔ اپنے کام سے محبت کرنے والی وہ
چند ایک طوائفوں میں سے ایک تھی، پر بیٹی کی پیدائش سے پہلی بار اس کے اندر کی عورت جاگی تھی
اس کے اندر چھپے ماں کے وجود نے طوائف کو پل بھر میں ہی ڈھیر کر دیا تھا۔
رانو چپ ہو جا۔۔ قسمت میں لکھا آج تک کوئی ٹال پایا ہے؟

لاجو کیا میری بیٹی بھی میرے جیسی ہی بنے گی۔۔؟؟

جواب جانتے ہوئے بھی پوچھ رہی تھی۔۔ دل کو تسلی بخشنے کے لئے یا جھوٹ سننے کے لئے کہ کاش کوئی اس سے کہہ دے کہ نہیں رانو تمہاری بیٹی کا مقدر اپنی ماں جیسا نہیں بنے گا کاش کہ اسکا باپ اسے اپنے ساتھ لے جاتا۔۔ پر عورت نے بھی کیا خوب قسمت پائی ہے ساری زندگی اپنوں کے گناہوں کا بوجھ اٹھاتے ہی گزار دیتی ہے۔۔ کبھی باپ کے تو کبھی بھائی کے۔۔ نہیں۔۔ میں اپنی بچی کو اس دلدل میں نہیں دکھیل سکتی۔۔ میری بیٹی کی قسمت میری جیسی نہیں ہوگی

پر تم کر ہی کیا سکتی ہو۔۔ یہاں سے بھاگ بھی گئی تب بھی دردر ٹھوکریں کھاتی پھرو گی۔۔ ہم جیسوں کو آج سے پہلے کبھی عزت نصیب ہوئی ہے کیا!۔۔

پر لاجو میں اسے یہاں نہیں رہنے دے سکتی۔۔ ورنہ اس پر بھی اپنی ماں کا سیاہ نصیب حاوی ہو جائے گا چل چھوڑ یہ سب اور بتا اس ننھی پری کا نام کیا رکھنا ہے؟... کوئی اچھا سا نام رکھیں گے اسکا میں نے سوچ لیا ہے

لاجو کے سوال پہ اس نے فوراً جواب دیا جیسے وہ اسی سوال کی منتظر تھی میں اپنی بیٹی کا نام حیا رکھوں گی۔۔

ننھی گڑیا ماں کی گود میں لیٹے ہوئے تھی اپنا نام سنتے ہی اسکے چہرے کی مسکان پہلے کی نسبت بڑھ گئی تھی

میری بیٹی حیا کا پیکر بنے گی اس کا نصیب اپنی ماں جیسا نہیں ہوگا میری طرح اس ذلت آمیز دنیا کو شہرت سمجھ کر نہیں جیے گی دنیا کی ساری عزتیں اللہ سوہنا اس کی جھولی میں ڈال دے گا" بات کرتے ہوئے رانو کے چہرے کی چمک لاجو سے چھپ نہ سکی وہ دل ہی دل میں دعائے جارہی تھی

"رب سوہنا اس بچی کے نصیب میں کوئی معجزہ لکھ دے، رانو نے جو بھی خواب اس کے لیے بنے ہیں وہ سچ ہو جائیں"

ساتھ ہی حیا کا چہرہ چوم رہی تھی

احمر اب بس بھی کردو میں کب سے تمہارے پیچھے گھوم رہی ہوں

تو نہ کرو میرا پیچھا۔۔ تمہیں کسی نے کہا کرنے کو!

پلیز مان جاؤ نہ دیکھو میں معافی مانگ تو رہی ہوں

بہت احسان کر رہی ہیں میڈم آپ، مجھے اس احسان کی کوئی ضرورت نہیں۔

احمر اب تم حد سے زیادہ بول رہے ہو

آپ حد سے تجاوز کر سکتی ہیں اور ہم حد سے زیادہ بولیں بھی نہ واہ شزا میڈم

شزا دو دن سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی اسے تو لگا تھا وہ مان جائے گا۔۔ احمر کی ناراضگی

اس کی سوچ سے کہیں زیادہ بڑی تھی، اور ہوتی بھی کیسے نہ۔۔ اس کا مان ٹوٹا تھا

آخر ڈانس سیکھنے میں مسئلہ کیا ہے تم کیوں بات کو بڑھا رہے ہو

تو تمہارے خیال سے یہ ڈانس کرنے میں کوئی مغالطہ نہیں۔۔ کل کو تم کہو گی مجھے ٹی وی پہ جا کہ
 ڈانس کرنا ہے تب بھی یہی کہنا کہ آخر غلط کیا ہے اس میں۔۔
 احمر میں نے کب کہا کہ مجھے ٹی وی پہ جانا ہے میں تو بس اپنے لیے سیکھ رہی ہوں۔۔
 شزا تم کیوں نہیں سمجھتی تمہیں رقص کرتے دیکھ کر گھٹن ہوتی ہے مجھے، دل کو ایک عجیب دھڑکا سا
 لگا رہتا ہے کہ مانوں یہ ڈانس۔۔۔۔ یہ کہیں تمہیں مجھ سے دور نہ کر دے
 کالج کی کینیٹین میں بیٹھے وہ شاید دسویں بار یہ بات دہرا رہا تھا ہر بار کی طرح آج بھی وہ اس کے
 نظریے کو سمجھنے سے قاصر تھی
 تم ایسا کیوں سوچتے ہو احمر۔۔ مجھے تم سے کوئی بھی جدا نہیں کر سکتا کبھی بھی نہیں۔۔ تو تم اس بات کی
 فکر تو چھوڑ ہی دو
 پر تم کیوں نہیں سمجھتی یہ رقص یہ شریف گھرانے کی عورتوں کی پہچان نہیں ہے تم دوپٹے میں گھر
 سے نکلتی ہو کبھی سوچا ہے اگر محلے میں یہ بات پھیل گئی کہ تم رقص کرتی ہو تو کیا ہو گا۔۔
 وہ اسے پیار سے سمجھانے کو شش کر رہا تھا ہر لحاظ سے کہ کسی طرح وہ جان جائے اور یہ سب چھوڑ
 دے
 ان کی باتوں کی پرواہ نہیں ہے مجھے، لوگ کیا کہتے ہیں یہ بھی ہم سوچیں گے تو وہ کیا کریں گے
 اس نے بے باکی سے جواب دیا
 لیکن مجھے پرواہ ہے، میں نہیں چاہتا کہ کوئی میری بیوی کو مشکوک نظروں سے دیکھے کہ جیسے کوئی راہ
 چلتی طوائف کو دیکھتا ہے

اسکی آنکھوں میں نمی تیر گئی ، وہ واقعی سخت الفاظ استعمال کر چکا تھا

ٹھیک ہے تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھ لو میں جا رہی ہوں

شرزا کو اس کی بات نے واقعی ہرٹ کیا تھا اسے کیا لگتا ہے میں ایسی لڑکی ہوں جو سب کے سامنے محفلیں سجاتی پھرے گی وہ کبھی احمر کو معاف نہیں کرے گی کبھی نہیں اسی لڑائی کے چلتے ہفتہ ہونے کو آیا تھا، ان دونوں کی نہ تو ملاقات ہوئی نہ ہی کوئی بات دونوں کے درمیان انا کی دیوار کھڑی تھی اور جب رشتوں میں انا آجائے تب محبت کی ڈور کمزور پڑ جاتی ہے شرزا کو اس بات کا غصہ بھی تھا اور دکھ بھی ، آخر کوئی اس کی سوچ پہ کیوں انگلی اٹھائے ، اس کا نظریہ درست ہے پھر وہ کیوں ہار مانے۔ "میں نہیں چاہتا کہ کوئی میری بیوی کو مشکوک نظروں سے دیکھے کہ جیسے کوئی راہ چلتی طوائف کو دیکھتا ہے"

ہر بار اس بات کے خیال سے اس کی آنکھیں نم ہو جاتیں۔ کیا وہ واقعی اتنی بری ہے کہ احمر اس کے بارے میں اس حد تک سوچ لے۔ کیا اپنی خوشی کیلئے جینا گناہ ہے۔ میں جو کر رہی ہوں صحیح ہے۔۔ جب میری سوچ ٹھیک ہے تو کیا فرق پڑتا ہے کہ سامنے والا میرے بارے میں کیا سوچتا ہے جانے کتنی بار وہ خود کو ان باتوں سے بہلا چکی تھی مگر احمر کی یاد ان سب باتوں پہ پانی پھیر دیتی تھی اس بات کا فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا کہ اس کیلئے اس کی سوچ زیادہ اہمیت رکھتی ہے یا پھر اپنی محبت۔۔ اور دل وہ تو بس احمر کیلئے ہی دھڑک رہا تھا

شرزا۔۔ جاگ جاؤ بیٹا دیکھو فجر کا ٹائم نکلے جا رہا ہے۔۔ شرزا!

ہاں امی جاگ گئی ہوں۔۔ جاگنا کیا تھا جاگتے تو وہ ہیں جو کبھی سوئے ہوں اور وہ تو ساری رات سو ہی نہ پائی تھی

کچھ سوال اتنے مشکل کیوں ہوتے ہیں کچھ رشتے اتنے نازک کیوں ہوتے ہیں۔۔ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جنہیں ہم دل سے چاہیں وہی ہمیں اپنے لفظوں سے چھلنی کرتے جائیں!

نماز کو دیر ہو رہی ہے اور میں ہوں کہ فضول باتیں سوچے جا رہی۔۔

جمائیاں لیتی وہ وضو کے لیے جا چکی تھی دوسری طرف احمر جو گھوڑے بیچ کے سویا تھا

ایک تو یہ لڑکا بھی اپنی کوئی چیز ڈھنگ سے نہیں رکھتا پھر ڈھونڈنی پڑ جائے تو ماں کا سر کھاتا ہے عارفہ احمر کے کمرے کی صفائی کر رہی تھی جو ہمیشہ کی طرح بکھرا پڑا تھا احمر سلیقہ پسند تھا پر صرف لہجے میں۔۔ چیزوں کو سلیقے سے رکھنا وہ کبھی سیکھ نہ پایا تھا

کیا ہوا ماں کیوں صبح صبح پیچھے لگ جاتی ہیں۔

تمہیں یہ صبح کا وقت لگتا ہے دس بج چکے ہیں اور تم ہو کے بستر میں پڑے ہو۔۔ اٹھ جاؤ

آج تو سکون سے سونے دیں مشکل سے ایک ہی تو چھٹی ہوتی ہے ہفتے میں۔۔

اس کی ہمیشہ سے عادت تھی کالج وقت پہ پہنچنا اور اتوار کے دن لمبی تان کے سونا۔۔

اچھا اٹھو اور مجھے بتاؤ شادی کی تاریخ کیا رکھیں

احمر شادی کے نام سے جھنجھلا گیا اور فوراً اٹھ بیٹھا، نیند بھی جیسے منٹوں میں غائب ہوئی تھی۔ شزا کا معصوم چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔ ساتھ ہی ایک معدوم سی مسکراہٹ لبوں پہ ٹھہر گئی۔۔۔ پر آخری ملاقات کا وہ سرد لمحہ مسکراہٹ چھین لے گیا۔۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہو

احمر کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو انہوں نے پوچھا

مجھے کیا معلوم آپ کو جیسا مناسب لگے۔۔۔

میں تو سوچ رہی تھی دو ماہ بعد کی رکھ دیتے تب تک تمہارے ابو کو بھی چھٹی مل جائے گی۔۔۔

ہمم۔۔۔

اس نے بس اتنا ہی جواب دیا تو عارفہ کو شک ہوا

تم دونوں کے بیچ سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

ہاں۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ وہ نظریں چراتا آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا

رافعہ بتا رہی تھی شزا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا ہوا اسے؟

اسے کیا ہوا اور۔۔۔ اب کیسی ہے وہ؟۔۔۔

اس کے چہرے سے اس کی پریشانی واضح تھی، وہ ضد اور انا جو دونوں کے بیچ حائل تھی وہ ایکدم سے اسے بھول گیا

کیوں تمہیں نہیں معلوم۔۔۔

ن نہیں پتا ہے نا۔۔۔۔۔ پتا تھا مجھے بس پوچھ رہا تھا اب کیسی ہے۔۔۔

معلوم نہیں تم خود جا کے دیکھ آؤ اسے بھی اچھا لگے گا۔

ہا ہا۔۔۔ آپ میرے کپڑے نکالیں میں ابھی آیا

کل تک تو وہ ٹھیک تھی کالج میں دیکھا تو تھا میں نے۔۔۔ پھر۔۔۔! ایک تو وہ اپنا خیال نہیں رکھتی لی

ہوگی ٹینشن پھر سے۔۔۔ پتا بھی ہے کہ اس کو سر درد کا مسئلہ ہے پر نہیں۔۔۔

دل ہی دل میں وہ اسے کو سے جا رہا تھا

جلدی سے تیار ہو کر وہ شزا کے گھر پہنچا

رافعہ کچن میں دوپہر کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھی اور شزا کمرے میں لیٹی اپنی سوچوں میں

گم تھی۔۔۔ اس کی تمام عادتوں میں سب سے بری عادت زیادہ سوچنے کی تھی، وہ ایک ہی بات کو بار بار

سوچتی اور خود کو ہلکان کرتی یہی وجہ تھی کہ شدید ذہنی دباؤ میں رہنے کی وجہ سے اس کی طبیعت

خراب ہو جاتی تھی۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو رافعہ دروازہ کھولنے لگی۔

ارے احمر بیٹا تم۔۔۔۔۔ اس وقت۔۔۔

جی آنٹی وہ بس شزا کو دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔۔ ماں نے بتایا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔!

ہاں بس معمولی سا سر درد تھا اور تو کچھ نہیں۔۔۔ تم بھی اس کی طرح زیادہ سوچنے لگ گئے ہو۔

نہیں وہ بس۔۔۔

کمرے میں ہے وہ جا کے مل لو میں چائے بنا دیتی۔۔۔

جی آنٹی۔۔۔

احمر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا شزا اسے دیکھ کہ حیران رہ گئی۔۔۔ تم یہاں۔۔؟
پائیل کی چھن چھن میں اضافہ ہوا تھا
کیوں نہیں آسکتا۔!
تمہیں پتہ ہو۔۔۔

وہ اپنے لہجے کے اکھڑ پن سے اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی، اسے وہاں دیکھ کر جو خوشی ہوئی تھی
اسے چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی
☆☆☆☆

بنا روشنی کا سہارا لیے وہ اس کے چہرے کو پڑھنے کی ناکام کوشش میں مگن تھی۔۔۔ دل پہ لکھا پڑنے
کیلئے کسی چراغ کی ضرورت نہیں پڑتی اسے بھی نہیں تھی اندھیری رات سے زیادہ خاموشی اس کے
وجود میں تھی۔

تم کیوں چپ ہو! کچھ تو کہو۔۔؟
لاجو مجھے چین نہیں آتا۔۔ میرے اندر ہر وقت آگ جلی رہتی ہے، مجھے لگتا ہے اس کا چہرہ دیکھے بنا ہی
مر جاؤنگی۔۔۔۔۔ مجھے دیکھنا ہے اسے۔۔۔۔۔ سینے سے لگانا چاہتی ہوں میں۔۔۔ زندہ ہونے کا احساس کیا
ہے محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ جہاں ہوگی خوش ہوگی، کم سے کم زندہ تو ہوگی۔۔۔ یہاں پر تو۔۔۔

میں جانتی ہوں.. سب جانتی ہوں۔۔۔۔۔ پر کیا کروں ماں ہوں نا۔۔۔۔۔ اور یہ مانتا مجھے جینے نہیں
دے گی جب تک ان آنکھوں سے اپنی بچی کو نہیں دیکھ لیتی اس دل کو چین نہیں آنے والا۔۔۔

میں کیوں نہ اسے ڈھونڈوں۔۔۔ وہ مل جائے گی۔۔۔۔۔ ہے نا
وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی لاجو سمجھ نہ پائی۔۔۔۔۔ وہ تو بس تائی کے رویے کو لے کے پریشان
تھی آخر کو وہ مل بھی گئی تو تائی اسے نہیں چھوڑے گی۔ حیا کی بہتری اسی میں تھی کہ کوئی اس تک
نہ پہنچے۔۔۔ آج چاہتے ہوئے بھی وہ ایک ماں کی دعا پہ آمین نہ کہہ پائی۔
تم فکر مت کرو۔۔۔ وہ ایک دن تمہارے پاس ضرور آئے گی۔۔۔

وہ نظریں چرا رہا تھا، ان میں چھپی فکر کو ظاہر نہیں کر سکتا تھا
مجھے کیا ہونا۔۔۔۔۔
اس نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا۔۔۔ خیر تم نے بتایا نہیں یہاں کیسے۔۔۔
مجھے لگا تم جواب جانتی ہو گی۔۔۔ اسے جواب دیتے وہ اس کے قریب آ بیٹھا۔۔۔
دونوں کی نظریں گم تھی۔۔۔ سارے الفاظ دم توڑ چکے تھے۔۔۔

I'm sorry!

آخر کو خاموشی ٹوٹی
مجھے وہ سب۔۔۔۔۔ نہیں کہنا چاہیے تھا
ہمم۔۔۔ شزا بس اتنا ہی جواب دے پائی
کیا ہم؟ اور کچھ نہیں کہو گی

اور کیا کہوں۔۔؟

شرزا پلیر یار تم جانتی ہو میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔۔ پتا ہے جب ماں نے بتایا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے کتنا برا لگا۔۔ تمہارے سر میں درد ہے۔۔۔۔۔ تم نے میڈیسن لی؟۔۔ ایک پل کے لیے وہ سب بھول گیا۔۔

ہاں

شرزا کی آنکھیں برسنے کے قریب تھیں۔ کشمکش میں مبتلا تھی کے کیسے جواب دے۔ الفاظ سے پہلے اس کے رونے کی آواز احمر کے کانوں تک پہنچی۔۔

پلیر شرزا میں پہلے ہی بہت برا محسوس کر رہا ہوں مجھے اور شرمندہ تو نہ کرو۔۔۔۔۔

تمہیں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ ایسی۔۔ لڑکی لگتی ہوں کیا۔۔۔۔۔ تم کیسے۔۔ سوچ سکتے ہو ایسا۔۔ وہ روتے

ہوئے بولے جا رہی تھی۔۔ اور اس کے آنسو احمر کے دل پہ گر رہے تھے

اچھا کہا نہ سوری۔۔ تم جو کرنا چاہتی ہو کرو میں کچھ نہیں کہوں گا پر پلیر ایسے رویا نہ کرو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔

ان آنسوؤں کے ساتھ دونوں کی ناراضگی بھی بہ نکلی تھی

تمہیں پتا ہے تم بہت جلد میری زوجہ محترمہ بننے جا رہی ہو؟ احمر نے ماحول کی سنجیدگی کو کم کرنا چاہا

کیا مطلب۔۔ شرزا نے آنسو پوچھے

کیا مطلب بھی ماں بتا رہی تھیں دو ماہ بعد کی تاریخ طہ پائی ہے ہماری شادی کی۔۔

شرزا شرما گئی۔۔ اوئے ہوئے میرے دلہن شرماتی بھی ہے مجھے تو آج علم ہوا۔

کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔۔

میں تو سنجیدہ ہی ہوں۔۔۔ آپ ہی شرمائے جا رہی ہیں۔

آئی!۔۔ احمر نے آواز لگائی۔۔

امی کو کیوں بلا رہے ہو۔۔ شزا نے پوچھا تب تک رافعہ چائے لیے وہاں آچکی تھی خوش ہو جائیں آپ کی بیٹی کو خوش کر کے جا رہا ہوں۔۔

کیا مطلب کہاں جا رہے ہو۔ رافعہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی شزا بولی
اب اپنے سسرال میں زیادہ دیر رک گیا تو کہیں گھر داماد بننے کا شوق نہ جاگ جائے۔
ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں بس تمہاری ماں نہیں مانے گی

صحیح کہا آئی۔ آپ سے پھر ملاقات ہوگی ابھی مجھے کام سے جانا ہے۔۔ اور اسے سلیپنگ پلز سے دور رکھیے گا

اس کا اشارہ شزا کی جانب تھا۔۔

کچھ ہی دنوں میں شادی کی تیاریاں دونوں گھروں میں شروع ہو چکی تھیں۔

احمر کے والد بھی شادی میں شرکت کے لیے آچکے تھے شزا ابھی بھی کالج جا رہی تھی دو دن بعد
مایوں کی رسم تھی، جس دن اس کی احمر سے ناراضگی ختم ہوئی اسی پل اس نے اکیڈمی چھوڑنے کا
فیصلہ کر لیا تھا جن خوشیوں کی قیمت اپنوں کی ناراضگی ہو وہ کبھی بھی آپ کو سکون نہیں پہنچا سکتیں
اور وہ ہرگز احمر کے لیے باعث شرمندگی نہیں بن سکتی تھی
امی میں کالج جا رہی اور میرا انتظار نہیں کرنا آج تھوڑی دیر ہو جائے گی

وہ کھانے کی میز پہ انہیں بتا رہی تھی آج کالج میں الوداعی تقریب تھی اور ساری تیاریاں احمر کے سر پہ تھیں اس لیے اس نے مدد کرنے کا سوچا۔
تم آج کالج نہ جاؤ۔

کیوں امی۔۔۔۔۔ وہ حیران تھی۔۔

بس نہیں جاؤ میرا دل نہیں مان رہا تم رک جاؤ نہ۔۔۔

آپ کیوں فکر مند ہو رہی ہیں۔۔ آج تو آخری دن ہے ویسے بھی کل سے آپ کے ساتھ ہی رہوں گی۔۔۔

کل کس نے دیکھا ہے۔۔ وہ دل ہی دل میں سوچتی رہ گئیں
اتنی دیر میں شزا کا فون بجا۔ دیکھ لیجئے آپ کے داماد کی بھی کال آگئی۔
ہاں میں بس آرہی ہوں۔ اچھا۔۔ صحیح ہے۔۔ یہ امی سے بات کرو
شزا نے انہیں فون تھمایا تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد شزا گھر سے نکل آئی

رانو کی نظر مسلسل دروازے پہ لگی تھی صبح سے وہ بس دہلیز پہ نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔۔ رانو بیگم
کس نے آنا ہے؟

سوناء جو چاند گلی کی نئی رقاہ تھی وہاں آئی تو رانو کو دیکھ کے سوال کیے بنا نہ رہ سکی۔۔
کسی نے نہیں۔۔

رانو نے اسے دیکھے بنا جواب دیا۔۔۔ آپ کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی کا انتظار ہو۔۔ نہیں میں تو بس ایسے ہی۔۔ اچھا چھوڑیں میں تو یہ بتانے آئی تھی کہ آج شام تائی سرکار نے مجھے کا انتظام کیا ہے اور آپ کو خصوصاً بلوا بھیجا ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔ ہماری یاد کیسے آگئی تائی سرکار کو۔۔۔

معلوم نہیں۔۔۔ پر انہیں دیکھ کر تو ایسے لگ رہا تھا کوئی لاٹری نکل آئی ہے ان کی۔۔۔ بہت خوش دکھائی دے رہی ہیں صبح سے۔۔۔

خدا خیر کرے۔۔۔ رانو نے دل میں کہا نا جانے کیوں تائی کی خوشی نے اسے پریشان کر دیا تھا رانو تمہیں تائی سرکار نے بلایا ہے۔۔۔ لاجو ہانپتی ہوئی وہاں آ پہنچی۔۔۔ رانو کے اندر سوالوں کا سمندر تھا اور ان سب کا جواب تائی سرکار کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا تھا اس لیے فوراً سے پہلے تائی سرکار کے کمرے میں پہنچی آپ نے بلایا۔۔۔

ہاں رانو بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔ آج شام کی تقریب میں تمہاری شرکت لازمی طور پر ہونی چاہیے۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔ میرا مطلب تھا جب سے نئی رقصہ نے میری جگہ سنبھالی ، میرا باہر نکلنا آپ نے ہی ممنوع کیا تھا پھر۔۔۔ وہ نظریں جھکائے تائی سرکار سے جواب کی منتظر تھی

ہاں وہ تب کی بات ہے جب تمہاری وجہ سے ہمیں بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا تھا۔۔۔ تائی سرکار کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں معاف کیا۔۔۔۔۔ جی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہ پائی ، وہ جانتی تھی کہ اس نے جو

بھی کیا تھا وہ صحیح تھا ان کے معاف کرنے یا نہ کرنے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ہاں حیرانی ضرور ہوئی تھی

آگ رفتہ رفتہ پھیلتی جا رہی تھی، ہر چیز جل کر راکھ ہو چکی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے جان بوجھ کر یہ آگ لگائی ہو۔ ورنہ آگ لگنے کی بظاہر کوئی وجہ معلوم نہ ہوتی تھی۔ پورا گھر جل چکا تھا اس گھر میں موجود لوگ بھی۔ جن کے اپنے شعلوں کی نظر ہوئے تھے، سر پیٹ کر رہ گئے، ہر طرف افراط فوری کا ماحول تھا۔ اور وہ بس خاموشی سے اس بے حس تپش کو محسوس کر رہا تھا جس نے اس کی زندگی جلا ڈالی تھی۔۔۔ کسی نے اسے آواز دی۔۔

۔ سب ختم ہو گیا سب۔۔۔ کچھ نہیں بچا۔۔

وہاں موجود سب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔۔

نہ جانے کون کون حادثے کے وقت اس گھر میں موجود تھا۔ پولیس والوں کو چار لاشیں ملی تھیں جن کی پہچان کرنا ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔۔

اسی آگ میں احمر کی دنیا لٹ چکی تھی، اس آگ نے اس سے اسکی ساری خوشیاں چھین لیں اور پیچھے رہ گیا تو بس راکھ کا ڈھیر

عثمان صاحب کا جلتا گھر اس کے اندر کے لاوے کو ہوا دے رہا تھا مگر ایک مبہم سی امید کہ اس کی شہزادہ ہو۔۔!

☆☆☆☆

رانو... تائی سرکار کی آواز سے رانو چونک گئی۔۔ رانو جلدی آ !
ج جی۔۔ رانو ہانپتی ہوئی تائی سرکار کے کمرے میں جا پہنچی۔۔
آپ نے بلایا ..

ہاں رانو تمہارے لیے خوشخبری ہے۔۔۔
کیسی خوشخبری ؟ وہ حیران تھی

تمہاری بیٹی مل گئی ہے رانو تمہاری حیا مل گئی ہے۔۔۔۔۔
کیا!۔۔۔ آپ۔۔ سچ کہ رہی ہیں۔۔ رانو کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔ اتنی دیر میں لاجو اپنے ساتھ ایک لڑکی
لیے اندر داخل ہوئی۔۔ لڑکی کافی سہمی ہوئی سی لگ رہی تھی
یہ رہی تمہاری حیا۔
میری۔۔ حیا!

رانو نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔ سالوں بعد اس کی روح میں سکون کی لہر دوڑی تھی ، اس کا چہرہ
آنسوؤں سے تر تھا، میری بیٹی۔۔ میری حیا۔۔ وہ اس کی پیشانی چوم رہی تھی ،
حیا کے چہرے سے اجنبیت جھلک رہی تھی وہ اس کی ماں کیسے ہو سکتی تھی جس ماں کی صورت وہ
ہمیشہ سے دیکھتی آرہی تھی وہ تو کوئی اور تھی۔۔ میں حیا نہیں ہوں نہ ہی آپ کی بیٹی۔۔ رانو دنگ رہ
گئی۔۔

یہ تمہاری ہی بیٹی ہے۔۔۔ حیا۔۔ اتنے سال تم سے دور رہی اسیلئے پہچان نہیں پارہی
تائی سرکار نے اسے حوصلہ دیا

گردن جھکالی۔۔ پر گردن جھکا لینے سے یا منہ موڑ لینے سے سوال ختم نہیں ہو جاتے۔۔ بولیئے جواب دیجیے۔۔ شزا نے پھر سے سوال دہرایا۔۔ رانو وہاں سے چلی گئی۔۔ پر شزا کو اس کا جواب مل چکا تھا۔۔ لاجو تائی سرکار کے کہنے پر حیا کو اپنے ساتھ کمرے میں لے آئی۔۔

شزا کا وجود کیچڑ کا ڈھیر بن کے رہ گیا۔۔ تو یہ تھی اس کی حقیقت۔۔۔۔ طوائف کی بیٹی۔۔۔ ایک ہی دن میں قسمت اسے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لے آئی تھی۔۔ پر نہیں زمین سے گہرا بھی کوئی پستی کا مقام تھا تو وہ اس کا تھا، اتنے سال شرافت کی زندگی گزارنے والی شزا اصلیت میں کوٹھے کی معمولی حیا نکلی جس کے بس نام میں ہی حیا تھی

رانو کمرے میں آتے ہی زمین پر گر پڑی۔۔ اسے لگا تھا حیا کی پیدائش پہ محسوس ہونے والی ذلت سب سے بڑی تھی پر وہ غلط تھی۔۔ اس نے آج تک یہ کیوں نہ سوچا کہ حیا مل گئی تو باپ کے روپ میں کونسی تصویر اس کے سامنے پیش کرے گی۔۔ انسان گناہ کرتا جائے تو عادی ہو جاتا ہے پھر نہ تو وہ گناہ اسے گناہ محسوس ہوتا ہے نہ ہی اس کی جزاء و سزا اس پہ لاگو ہوتی ہے۔۔ اس سب میں انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ کا انصاف ہمیشہ قائم ہو کہ رہتا ہے۔۔ شہرت کا نشہ رانو سے عورت ہونے کا مقام چھین لے گیا۔۔ حیا نے وہی احساس پھر سے جگا یا تھا۔۔ اور گناہوں کی سزا بھی تو اس وقت ہی ملتی ہے جب گناہگار توبہ کر چکا ہو۔۔ اسے بھی مل رہی تھی۔ افسوس اس بات کا تھا کہ یہ سزا اسے اکیلے نہیں جھیلنی تھی۔۔ اس کے ساتھ حیا کو بھی ماں کے کیے کا بھگتنا تھا

کھڑکی کے قریب وہ اپنی سوچوں میں گم کھڑی تھی، آسمان پر بادل برسنے کو تیار کھڑے تھے پر شاید ان کی نمی بھی حیا کی آنکھوں کے جیسے خشک ہو چکی تھی، وقفے وقفے سے بجلی کے چمکنے کی آواز ماحول کو خوفناک بنا رہی تھی، وہ بھول گئی تھی کہ اسے بادلوں کی گرج سے خوف آتا تھا، یہ وہ پہلا خوف تھا جو اس کے دل سے نکلا تھا۔۔ جو خوف و دہشت اس کی روح میں بس گئی تھی اس کے سامنے دنیا کے سارے ڈر پھیکے پڑھ چکے تھے،

تو یہ ہے میری دنیا، اس کی نظریں صحن میں رقص کرتی سونا پہ تھیں جو شام کے جشن کی تیاریوں میں مگن تھی،

یہ ہے میری حقیقت۔۔۔۔ وہ بچپن میں اکثر سوچا کرتی تھی کہ اگر وہ، وہ نہ ہوتی جو ہے تو پھر وہ کیا ہوتی۔۔۔۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کی سوچوں کا سفر اس حد تک بھیانک نکلے گا۔۔۔۔ مہینے گزر گئے مگر وہ خود کو اس ماحول کا عادی نہ بنا سکی روز اس حقیقت کو جھٹلاتی تھی کہ وہ شزا نہیں حیا ہے پھر ایک دن اپنے گھر کے جلنے کی خبر سنی تو رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی، اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگ کر اپنے امی ابو کے پاس جانا چاہتی تھی لیکن ان کی موت کی خبر قہر بن کر ٹوٹی تھی، خود کو شزا منوانے کی جستجو بھی ختم ہو چکی تھی سب کچھ پیچھے چھوٹ گیا تھا پیروں میں بندھی پائیل بھی اب کم ہی شور مچایا کرتی تھی پھر ایک دن آیا کہ وہ خود تائی سرکار کے پاس گئی اور کہا میں رقص کرنے کو تیار ہوں لیکن ایک شرط پر۔۔!

تو بس حکم کر .. تائی سرکار کو اسی دن کا تو انتظار تھا، اب وہ مزید صبر نہیں کر سکتی تھی

میں نہیں چاہتی کہ حیا جیسے پاکیزہ نام کی تزیل ہو۔۔۔ میرا نام حیا اسلیئے رکھا گیا تھا کہ میں پاکیزگی کی مورت بن سکوں۔۔۔ اور اگر اب اس نام کے ساتھ آج مجھے میں بیٹھ گئی تو یہ حیا کی پاکیزگی کی توہین ہوگی۔۔۔۔۔ اور پھر کوئی بھی ماں اپنی بچی کا نام حیا رکھتے ہوئے سو بار سوچے گی۔۔۔۔۔ حیا کی بات سے تائی سرکار منہ بسورتے رہ گئی۔۔۔ ٹھیک ہے تو پھر۔۔۔۔۔ سوچ لیتے ہیں۔۔۔ کوئی اور نام۔۔۔ ستارہ جہاں!۔۔۔ آج سے میرا نام ستارا جہاں ہوگا۔۔۔ حیا نے فوراً جواب دیا۔۔۔ یہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی۔

وہ دن حیا کی موت کا دن تھا۔۔۔ شزا کا وجود تو اسی دن ختم ہو گیا تھا جب وہ چاند گلی میں پہلی بار آئی تھی۔۔۔ اس دن حیا کا دوسرا جنم ہوا تھا اور آج حیا بھی زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔ اسی دن ستارا جہاں نے جنم لیا۔ اور سالوں ستارا جہاں نے لوگوں کے دلوں پر راج کیا۔۔۔ دور دور سے لوگ اسکی ایک جھلک دیکھنے کیلئے آتے تھے۔۔۔ چاند گلی میں ایک رانو نے شہرت کمائی تھی اور پھر اس کی بیٹی ستارا جہاں نے۔۔۔ چاند گلی کی چکا چونڈ میں گھنگھروؤں کے شور نے پائیل کی چھن چھن کا گلا گھونٹ ڈالا تھا

میں احمر ہوں یہاں شزا سے ملنے آیا ہوں۔۔۔ کون شزا؟ وہ پھر سے شزا کی چوکھٹ پہ کھڑا تھا اس آس کے ساتھ کہ آج وہ اسے پہچان لے اس سے بات کرے اس سے حساب مانگے ان بڑے سالوں کا جو اس نے کانٹوں بھری سیج پہ گزارے ہر اس تزیل کا بدلہ لے گا وہ چاند گلی والوں سے جس نے اس کی شزا چھین لی، سالوں پہلے شزا اور اس کے گھر والوں کی موت کی خبر اس کے اس یقین کو نہ

توڑ سکی کہ شزا زندہ ہے اس بات کا یقین تب ہوا جب اس نے بازار میں شزا کی تصویر کے پوسٹر دیکھے جہاں اسکے نام کے خانے میں شزا کی بجائے ستارا جہاں بیگم لکھا ہوا تھا۔ وہ وہاں کیسے پہنچی تھی، مرضی سے تو وہاں کوئی نہیں آتا تھا سوائے لٹیروں کے یا پھر اس جیسے سوالی کے۔۔ لاٹو تو کسی شزا کو نہیں جانتا تھا پھر کیسے بتاتا کہ اس کی شزا ہے یا نہیں

میرا مطلب تھا ستارا جہاں۔۔ ستارا جہاں سے ملنا تھا مجھے۔۔

مگر وہ تو نہیں ہیں۔۔

نہیں ہیں۔۔ مطلب کہیں گئیں ہیں

ہا صاحب کیا بتائیں وہ تو ایسی جگہ گئیں ہیں جہاں سے کوئی لوٹ کر نہیں آیا۔۔

سیدھے طریقے سے بتاؤ کہاں گئی ہیں وہ۔۔ اور کب تک آئیں گی

صاحب ان کی وفات تو کچھ ہی دن پہلے ہوئی ہے آپ نے آنے میں دیر کر دی صاحب وہ تو۔۔ لاٹو نے اس کے ہاتھ میں پائیل پکڑاتے ہوئے کچھ کہا تھا

شاید یہ کہ ستارا میڈم نے یہ آپ کو دینے کا کہا تھا

لاٹو اور بھی کچھ کہہ رہا تھا مسلسل۔۔ اپنی باتوں میں وہ کہیں ستارا جہاں کا نام لیتا پر اسے سنائی نہیں دیا۔۔ ایک دم سے ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔ موت کی سی خاموشی۔۔ لاٹو کہہ رہا تھا وہ کچھ ہی دن پہلے مری ہے۔۔ یہ تو صرف اسے معلوم تھا کہ وہ تو سالوں پہلے ہی مر گئی تھی جب وہ گھر سے کالج کیلئے نکلی تھی اور کبھی واپس نہیں آئی۔۔ اتنے سالوں سے وہ لاش کا بوجھ سنبھالے ہوئے تھی آخر اس کو آرام مل ہی گیا پر اس کا کیا قصور تھا کہ وہ زندہ رہ گیا۔۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

دیکھنا احمر ہم جنیں گے بھی ساتھ اور مریں گے بھی ساتھ۔

تمہارا نام کس نے رکھا؟ یہ بھی کوئی نام ہے احمر جس کا مطلب بھی کچھ ڈھنگ کا نہیں ہے

اچھا جی تو اور کیا نام رکھنا چاہیے تھا وہ چڑ کے بولا

میں ہوتی تو تمہارا جہان اور اپنا نام حیا رکھتی۔۔ ناولوں کی دیوانی ہی رہو گی ہمیشہ۔

پچھے سے آنے والی ساری گاڑیاں اسے کراس کر کے آگے بڑھ رہی تھیں وہ زندگی کی دوڑ میں ہارا تھا
اور سفر میں آگے بڑھنے کا شوق باقی تھا نہ ضرورت رہی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

